www.Paksociety.com

وہ میرا ہے

نمرہ احمد

WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

دونوں ہاتھ ریلنگ پہ جمائے، وہ جھک کر ٹیرس سے نیچے دیکھ رہی تھی۔ دور دور تک کالونی میں خاموشی اور اداسی کا راج تھا۔ شام کی نیلاہٹ ہر سو اترنے لگی تھی۔ پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ اونچے، خوبصورت بنگلے قطار میں خاموشی سے کھڑے تھے۔ فضا میں ایک نامحسوس سا بوجھل پن تھا۔

غیر دلچسپ، پھیکا، اور بے رنگ سا، منظر!

اس کی نگاہیں مایوس سی پلٹ آئیں۔ بے حد بوریت بھری جگہ تھی وہ، اگر اسے پہلے علم ہوتا تو کبھی خالہ کے گھر چھٹیاں گزارنے نہ آتی۔

پچھتاوے بھرے تاسف سے اس نے سر جھٹکا، پھر گردن موڑی۔ نگین شیڈ تلے کرسی پہ بیٹھی ناول میں گم تھی۔

"کیا پڑھ رہی ہو اتنی دیر سے؟" اسے پھر سے غصہ آنے لگا۔ ایک تو جگہ بور ترین تھی، اوپر سے نگین کی شخصیت۔

"ہوں؟" صفحے سے نگاہیں اٹھائے بنا مبہم سا استفسار۔

"میں نے پوچھا ہے، کیا پڑھ رہی ہو؟" وہ اس کے کان کے قریب آکر چیخی۔

"شش! زرنیلا چائے بنانے گئی ہے۔ کمیل آیا ہوا ہے۔" شرمیلی مسکان لبوں پہ سجائے، نگین نے تجسس بھری بے چینی سے صفحہ پلٹا۔

وہ کلس کر رہ گئی۔

اماں نے کہا تھا، چھٹیاں اچھی گزریں گی، خالہ کے پاس رمضان میں اسلام آباد چلی جاؤ اور اس نے فوراً خوشی خوشی حامی بھر لی۔ خالہ لوگوں سے ملے بھی تو پانچ چھ برس ہو چکے تھے۔ وہ لوگ کراچی شفٹ ہوئے تو آنا جانا ختم ہی ہو گیا تھا۔ اب اسی سال اسلام آباد واپس آئے تھے۔ وہ ان کے آنے پہ بے حد خوش تھی۔ فون کا ہی سہی مگر رابطہ تو تھا نا۔ اور یونہی باتوں باتوں میں اس نے نگین کو کہہ ڈالا کہ۔

"میرا گمان ہے تم آج بھی چھ سال پہلے والی نگین ہو گی۔ عینک والی، تیل لگائے، ٹی وی، اخبار یا کتاب میں گھسی ہوئی؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

"تمہارا گمان غلط بھی تو ہو سکتا ہے ہانی! میں بہت بدل گئی ہوں!" نگین نے اپنے ازلی سادہ انداز میں اسے یقین دلایا تھا مگر جب ہانی نے یہاں آ کر اسے دیکھا تو اسے یقین ہو گیا کہ اس کے گمان واقعی سچ نکلتے ہیں۔

چھ سال بعد بھی نگین ویسی ہی تھی۔

آنکھوں پہ موٹے عدسے والا بڑا چشمہ، تیل میں گندھی چوٹی، اور چہرے پہ چھایا ہونق پن۔ وہ ایک ٹائم ٹیبل کے تحت چلتی تھی۔ اپنا نہیں، ٹی وی چینلز کا ٹائم ٹیبل۔ مارننگ شو شروع ہونے سے ایک منٹ قبل وہ جاگتی، پھر چشمہ اٹھایا اور بھاگ کر ٹی وی چلایا، پھر پہلا وقفہ آنے تک وہ بنا پلک جھپکائے اسکرین پہ نگاہیں گاڑے بیٹھی ہوتی۔ وقفے میں منہ دھونے اٹھتی۔ ٹی وی کی دلدادہ ڈراموں کے نشر مکرر بھی دیکھا کرتی۔

جو وقت ڈراموں سے بچتا، ان میں ناولز لے کر بیٹھ جاتی۔ کرسی پہ ٹانگیں چڑھائے، تیل میں گندھی چوٹی کندھے پہ ڈالے، وہی تاریخی چشمہ پہنے، کتاب میں گھس کر پڑھتی نگین اسے بہت بور کر رہی تھی۔

"کہاں یہ ہونق لڑکی، اور کہاں وہ لاہور کی پرنسس! خوبصورت، پراعتماد، اور پرجوش، ٹپ ٹاپ سے رہنے والی جس کے سلکی لمبے بال شانوں پہ لہرا رہے ہوتے، فیشن اور اسٹائل جس پہ ختم تھے، جو ہر دم، ہر چیز میں شغل تلاشتی تھی اور جو اب ادھر ادھر ادم بیزار، بور قسم کے اسلام آبادیوں میں پھنسی بیٹھی تھی۔ اس سے تو بہتر تھا کہ لاہور میں ہی رہتی۔ جہاں ہر دم رونق، اور شغل ہوتا تھا۔

"ہائے اللہ۔"

"کیا ہوا؟" نگین کی کراہ پہ وہ گھبرا کر پلٹی۔

"شاہ نیل نے زرنیلا کے اوپر چائے گرا دی۔" وہ پریشانی سے سینے پہ ہاتھ رکھے پڑھتی جا رہی تھی۔

"دفع ہو جاؤ نگین!" وہ پیر پٹخ کر دوبارہ ریلنگ کے پاس چلی آئی۔

کالونی ویسی ہی ویران پڑی تھی۔ اس کی بوریت انتہا کو پہنچ چکی تھی اور قریب تھا کہ وہ واپس جانے کا فیصلہ کر لیتی، جب اس نے سامنے والوں کے گیٹ میں زن سے داخل ہوتی گاڑی دیکھی۔

ریلنگ پہ ہاتھ رکھے ہانی نے گردن اونچی کر کے دیکھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

کوئی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل رہا تھا۔ ایک ہاتھ سے موبائل کان پہ لگائے، دوسرے سے لاک میں چابی گھماتا، وہ جو بھی تھا، بہت ہینڈسم تھا۔ نیلی جینز پہ سیاہ شرٹ، لمبا قد اور صاف رنگت۔ وہ اب گیٹ بند کرنے واپس پیچھے کو جا رہا تھا۔ فون بدستور کان سے لگا تھا۔ اس کے ساتھ ہی گاڑی کے پچھلے دروازے سے ایک گورا نکلا تھا۔

"بلیک واٹر!" ہانی کے ذہن میں بے اختیار یہ خیال ابھرا۔

گیٹ بند کر کے اب وہ اندر جا رہا تھا۔ پھر جب اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا تو ہانی نے رکی ہوئی سانس باہر نکالی۔ اُف، کتنا ہینڈسم تھا، لیکن ملک دشمن۔

"نگین۔۔۔ نگین۔۔۔" وہ دوڑ کر اس کے پاس آئی۔ واپس جانے کے سارے پروگرام بھول گئے تھے۔ "تم نے اسے دیکھا ہے؟"

"وہ جو سی فائیو میں رہتا ہے۔"

"ہاں دیکھا ہے۔" نگین کا چہرہ ہنوز کتاب پہ جھکا تھا۔

"اچھا، کون ہے؟" وہ خوشی بھرے تجسس سے اس کے قریب ہوئی۔

"کیسا ہے؟" نگین نے لمحے بھر کو ناول سے سر اٹھایا پھر ٹھہر ٹھہر کر بتانے لگی۔ "بڑا پیارا ہے، سفید رنگت، سلکی بال، بھوری آنکھیں، اونچا قد، مضبوط جسامت، اور یہ لمبی سی دم!"

"دم؟" وہ آنکھیں موندے جو کسی حسین تصور میں کھوئی تھی، جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔ "اس کی دم بھی ہے؟"

"ہر کتے کی دم ہوتی ہے ہانی!"

"کتا؟ کون سا کتا؟"

"وہ جو سامنے والوں کا ہے!"

"اب میں کتے کی نہیں اس کے مالک کی بات کر رہی ہوں!"

"اوہ اچھا، وہ۔۔۔" نگین جواب دیتے ہوئے پھر سے پڑھنے لگی تھی۔ "وہ کوئی نیا کرائے دار ہے۔ ابھی ہفتہ بھر پہلے شفٹ ہوا ہے۔ وہ سفید جرمن شیلفرڈ اسی کا ہے نا۔۔۔ سنا ہے انگلینڈ سے آیا ہے۔ کتا بھی ساتھ ہی لایا ہے۔'

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

"ہوں۔ چلو پھر اس کے گھر چلتے ہیں۔" وہ کچھ سوچ کر اٹھی۔ نگین نے پہلی دفعہ ناول سے چہرہ اٹھا کر حیرانی سے اسے دیکھا۔

"مگر کیوں؟"

"یہ تم بتاؤ۔ تمہارے ناول کی ہیروئن ہیرو سے کیسے ملی تھی؟"

"وہ۔۔۔ زرنیلا کمیل کے گھر بریانی دینے گئی تھی تو۔۔۔"

"بس ہم اس کے گھر بریانی دے کر آتے ہیں۔ چلو۔"

مگر جب زرنیلا گئی تو آگے سے۔"

بھاڑ میں گئی تمہاری زرنیلا۔" اس نے غصے سے ناول کھینچا اور بنا دیکھے پیچھے پھینکا۔

سیڑھیوں سے چھوٹو کپڑوں کی گٹھڑیاں اٹھائے آرہا تھا۔ ناول اس کے سر پہ لگا۔ وہ ایک چیخ کے ساتھ گٹھڑیوں سمیت پیچھے گرا۔

"تمہارا ناول تو چیختا بھی ہے۔" ہانی حیرت سے مڑی۔ سامنے کوئی نہیں تھا مگر نگین دیکھ چکی تھی۔

"میرا ناول۔" وہ سیڑھیوں کی جانب دوڑی۔

"رکو تو!" وہ پیچھے لپکی۔

سیڑھیوں پہ تینوں گٹھڑیاں اوپر نیچے پڑی تھیں۔ نگین ان کے درمیان ہاتھ مار رہی تھی۔

"مر گیا یا بچ گیا؟"

"بچ گیا۔" اس نے خوشی خوشی کہیں سے کتاب کھینچ نکالی۔

اوہ مارو تا اے باجی!" چھوٹو کہیں اندر کراہ رہا تھا۔ بارہ سالہ کام والا لڑکا، اس کی ڈرامہ بازیوں سے وہ اچھی طرح واقف تھیں، سو نگین نے جھک کر اس کی نبض چیک کی۔

"زندہ ہے یہ۔" اور ہانی اسے ہاتھ سے کھینچ کر نیچے لے آئی۔

لاؤنج کے اس طرف کچن تھا۔ کھلے دروازے سے خالہ چولہے کے پاس کام کرتی دکھائی دے رہی تھیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

"خالہ!" وہ بہت خوشگوار موڈ میں انہیں پکارتی ہوئی اندر آئی۔ "بڑی خوشبو آرہی ہے۔ کیا پکا رہی ہیں؟"

"کریلے!"

"کریلے اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ حلق تک کڑوا ہو گیا۔ پھر فریج پہ نظر پڑی تو ذرا امید بندھی۔

"خالہ! کل کون سا سالن رکھا ہو گا؟"

"ٹنڈے بینگن۔" وہ مصروف سی ہانڈی میں چمچ ہلا رہی تھیں۔

اب بھلا ٹنڈوں میں بینگن ڈال کر کون کھاتا تھا، سوائے خالہ کے۔

"ٹینڈے رکھے تھے تو آج کریلے نہ بناتیں، ہم وہی کھا لیتے۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی فریج کا جائزہ لینے لگی، مگر خالہ کے کان بہت تیز تھے۔

"اللہ بخشے میرے سسر مرحوم کو۔ وہ کہا کرتے تھے، جس گھر میں روز چولھا جلے، وہی گھر بستا ہے۔"

سوئی گیس کے محکمے میں تو نہیں تھے آپ کے سسر؟"

"کیا کہا؟"

"کچھ نہیں امی! آپ یہ بتائیں۔ کوئی سویٹ ڈش رکھی ہے؟"

نگین کی پہلی سمجھداری کی بات پہ ہانی نے حیرت سے اسے دیکھا تو وہ ذرا سی شرما گئی۔

"وہ زرنیلا بریانی کے ساتھ کھیر بھی لے گئی تھی نا۔" سرگوشی میں بتایا۔ ادھر خالہ شروع ہو چکی تھیں۔

"سویٹ ڈش کہاں سے آتی؟ صبح سے چینی ختم ہے۔ اللہ بخشے میرے سسر مرحوم کو، وہ کہا کرتے تھے جس گھر میں چینی نہ ہو، وہ گھر۔"

اور وہ نگین کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر لائی۔

"چینی ختم ہے نا، بس ہم اس سے چینی مانگنے جاتے ہیں۔"

"ہائے اللہ ہم کوئی مانگنے والیاں ہیں۔"

"اوہو، چینی مانگنے سے کیا ہوتا ہے؟" وہ اسے زبردستی لاؤنج تک اپنے ساتھ لائی، پھر پلٹ کر دیکھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

وہاں ایک کونے میں صوفے کے اوپر نیچے، دائیں بائیں ہر طرف کتابوں کے ڈھیر لگے تھے۔ ایک چوڑی سی انسائیکلوپیڈیا ٹائپ کی کتاب کھلی کھڑی تھی، دو ہاتھوں نے اسے تھام رکھا تھا۔ تھامنے والے کا چہرہ کتاب کے پیچھے چھپا تھا۔

"سنی! اگر خالہ ہمارا پوچھیں تو کہنا کہ ہانی اور نگین کتے والے سے۔۔۔ سوری، سامنے والوں سے چینی مانگنے گئی ہیں۔"

اس نے کھلی کتاب کو آواز لگائی۔ کتاب ذرا نیچے ہوئی اور پیچھے چھپا چہرہ اوپر نکلا۔

تیرہ سالہ سنی، جس کی ہیری پوٹر والی عینک ناک پہ پھسل رہی تھی۔

"چینی؟" اس نے انگلی سے ناک پہ گرتی عینک پیچھے کی۔ "کیا آپ جانتی ہیں کہ چینی گنے کے رس سے بنتی ہے اور اس کی کمی سے دماغ کے سیل مرنے لگتے ہیں۔"

"اوہو!" وہ تنک کر واپس پلٹی۔

ایک سے ایک نمونہ پڑا تھا خالہ کے گھر۔ لاہور سے ادھر آ رہی تھی تو سہیلیاں کہہ رہی تھیں کہ خالہ کے کسی ہینڈسم بیٹے سے منگنی کروا کر آنا۔ اب ان کو کیا بتاؤں گی کہ خالہ کے بچے دو ہی اچھے، اور اتنے اچھے کہ اپنے کسی کام کے نہیں رہے۔ خالو بھی خالہ کے سسر کی طرح مرحوم ہو چکے تھے اور پیچھے عجب تکون چھوڑ گئے تھے۔

اس نے "کتے والے" کی بیل بجائی، پھر ایک ہاتھ سے کھلے بال سنوارے۔ دوسرے ہاتھ نے ابھی تک نگین کا ہاتھ دبوچا ہوا تھا، جو بے حد ڈری سہمی، گھبرائی گھبرائی سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"تم کیوں پریشان ہو؟"

"ہانی۔ اگر اس نے ہمیں ڈانٹ دیا تو؟"

"تو ہم فوراً سے گر کر فوت ہو جائیں گے، ٹھیک ہے؟ ڈوب مرو نگین! بندہ ہی ہے، کتا تو نہیں کہ کھا جائے گا اور۔۔۔"

اسی پل کتے کے زور سے بھونکنے کی آواز آئی۔ وہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

شش! رومیو! بی کوائٹ۔' کوئی برآمدے کے دروازے سے نکلتے ہوئے کتے کو نرمی سے ڈانٹ رہا تھا۔
بھونکنے کی آواز فوراً رک گئی۔

"واہ۔ کتا تو بڑا رومانٹک رکھا ہے جناب نے۔ رومیو۔" اس نے بے ساختہ سراہا۔

قدموں کی آواز قریب آئی اور گیٹ کا ہک ہٹا۔ پھر دروازہ اندر کو کھلا۔

"فرمائیے۔" وہ اکھڑے اکھڑے تیور لیے سامنے ہوا۔

نگین اس کی کہنی پکڑے بالکل اس کے پیچھے جا چھپی۔

"السلام علیکم۔ ہم سامنے والے گھر میں رہتے ہیں۔"

"پھر؟"

"وہ۔۔۔ دراصل۔۔۔ آپ شاید نئے آئے ہیں۔۔۔ آپ۔۔۔؟" ہانی نے رک کر سوالیہ ابرو اٹھائی۔

"میں فرہاد ہوں!"

"اور میں شیریں۔" بے ساختہ لبوں سے پھسلا۔

"جی؟"

"وہ۔۔۔ شیرہ بنانا ہے، چینی چاہیے تھی۔" وہ ہڑبڑا کر سنبھلی۔

"شیرہ چینی سے بنتا ہے یا گڑ سے؟" نگین نے پیچھے سے سرگوشی کی۔ اس نے چہرے پہ مسکراہٹ سجائے، زور سے اپنا جوتا نگین کے پاؤں پہ رکھا۔ جواباً وہ دبی دبی سی سسکی۔

"سوری، میرے پاس چینی نہیں ہے۔" خشک لہجے میں کہتا گیٹ بند کرنے لگا۔

"مگر کیوں؟ لگتے تو آپ خاصے ویل آف ہیں۔"

"محترمہ! میں میٹھا نہیں کھاتا۔"

"تو چائے میں کیا ڈالتے ہیں؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

"کینڈرل!" وہ دانت پیس کر بولا"سامنے کونے پہ اسٹور ہے،وہاں سے چینی مل جائے گی۔اور ساتھ میں اخلاقیات کی کوئی کتاب بھی۔" اور کھٹ سے دروازہ بند کر دیا۔پھر زور سے کنڈی چڑھائی۔

کتا پھر سے بھونکنے لگا۔

'واہ۔خود فرہاد ہیں، کتا رومیو ہے، مگر رومانس چھو کر نہیں گزرا۔جہنم میں جائیں میری طرف سے" وہ خفت چھپانے کو زور زور سے بڑبڑاتی واپس پلٹی۔

"میں تمہیں بتانے ہی لگی تھی ہانی! مگر تم نے نہیں سنا۔"

"کیا؟" نگین کی شرمندہ آواز پہ وہ چونکی۔

"یہی کہ جب زرنیلا بریانی لے کر گئی تھی تو کمیل نے بھی یہی کہا تھا۔"نگین نے بے بسی سے سر جھکا دیا۔

وہ پیر پٹخ کر آگے بڑھ گئی۔

اس نے الماری کا پٹ کھولا۔سامنے ہی ایک استری شدہ نیا ریڈی میڈ جوڑا لٹکا ہوا تھا۔جدید تراش خراش کا خوبصورت جوڑا۔

ہانی نے حیرت سے پلٹ کر نگین کو دیکھا جو چہرے کے سامنے کتاب کیے آرام دہ کرسی پہ جھول رہی تھی۔اس وقت اس نے سستی سی لان کا پینڈو سا جوڑا زیب تن کر رکھا تھا۔

""یہ جوڑا کس کا ہے؟"

"میرا۔" بنا سر اٹھائے جواب ملا۔

"کون لایا تھا؟" اسے یقین نہ تھا کہ نگین کی پسند اتنی زبردست ہو سکتی ہے۔

"امی۔۔"

"تو پہنتی کیوں نہیں ہو؟"

"خالہ رشیدہ نے بتایا تھا کہ اس پہ سایہ ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

"کیا؟"اس نے گھبرا کر الماری بند کی اور دونوں ہاتھ جھاڑے۔پھر ایک دم ٹھٹک کر پلٹی۔"یہ خالہ رشیدہ کون ہیں؟"

"پتا نہیں !"کتاب پہ سر جھکائے نگین نے شانے اچکائے۔

"تو تمہیں کہاں ملیں؟۔۔"

"خواب میں۔میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی خاتون میرے پاس آئیں اور انہوں نے بتایا کہ ان کا نام خالہ رشیدہ ہے اور یہ کہ ان سارے کپڑوں پر سایہ ہے سو میں ان کو نہ پہنا کروں۔اس لیے میں نہیں پہنتی۔"

"بالکل بدھو ہو تم!"وہ جارحانہ انداز میں الماری کی طرف بڑھی۔پھر رک گئی۔کیا پتہ واقعی ان پر سایہ ہو

ورنہ خالہ رشیدہ کو کیا شوق تھا نگین کے خواب میں آنے کا؟

وہ آہستہ سے الماری سے پرے کھسک آئی۔

"سنو نگین!"چند لمحوں بعد اس نے اسے پکارا۔

"تمہارے پڑوسی کے پاس چلتے ہیں۔"

"پھر۔۔۔اب کیا بہانہ کریں گے؟"

"تمہاری اس رنگیلا نے اگلا بہانہ کیا کیا تھا؟"

"زرنیلا۔۔۔"نگین نے برا مان کر اسے دیکھا۔

جو بھی ہے ابھی تو مجھے بس فرہاد کا نام یاد ہے۔وہ چت بیڈ پر گر گئی۔۔بڑا شاندار بندہ ہے اس کے ساتھ یہ چھٹیاں بہت اچھی گذریں گی۔سنو"

وہ پر جوش سی ہو کر اٹھی۔"تمہیں اس کے ساتھ سیٹ نہ کرا دوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

"توبہ کرو ہانی!کیسی باتیں کرتی ہو۔وہ اکیلا بندہ ،پتا نہیں کون ہے اور تم!اس نے سرخ پڑتے چہرے کے آگے
کتاب کرلی۔"

"اکیلا!"ہانی نے جیسے کچھ سمجھ کر سر ہلایا۔"وہ اکیلا کیوں رہتا ہے۔"

لپک کر کھڑکی کی طرف آئی۔پردہ ہٹایا تو سامنے اس کا ٹیرس دکھائی دے رہا تھا۔اس کو اپنے شکوک
صحیح ہوتے نظر آرہے تھے۔

ایک اکیلے بندے کو اتنا بڑا گھر کرائے پہ لینے کی کیا ضرورت تھی؟صرف ایک پورشن کیوں نہیں لیا اس نے؟

وہ آنکھیں سکیرے اس کے ٹیرس کو دیکھ رہی تھی۔"مجھے کیوں گمان ہو رہا ہے نگین ! کہ ضرور کوئی بات ہے ورنہ اتنا بڑا گھر کے کر کیوں رہتا؟اس دن بھی ہمیں چینی نہیں دی کہ کہیں ہم اس کے
گھر کے اندر نہ آجائیں۔کہیں کوئی گڑ بڑ ضرور ہے۔تم سن رہی ہو یا نہیں؟"

""ہاں ہاں !نگین نے گھبرا کر کتاب سے سر اٹھایا۔""

"تم کہہ رہی ہو کہ اس کی چینی میں گڑ بڑ ہے۔"

"نہیں گڑ بڑ تمہارے دماغ میں ہے۔اچھا چلو آج سنی کے پاس ہونے کی خوشی میں خالہ نے جو کھیر بنائی ہے اسے دے کر آتے ہیں۔"

"مگر اماں نے تو اس لیے بنائی ہے کہ دودھ بچا پڑا تھا اور۔۔۔۔"

"اسے کیا پتا کس لیے بنائی ہے بس چلو،"وہ تیزی سے بالوں میں برش کر رہی تھی۔سنگھار میز کے آئینے میں اس کا عکس نمایاں تھا۔کھلتے ہوئی گلابی رنگت کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

چوڑی دار آستینوں والالمبا فراک ،اور پاجامہ پہنے سلکی بال آنکھوں میں کاجل لگائے وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔اپنی تیاری سے مطمئن ہو کر پلٹی تو نگین ادھر نہیں تھی۔

یہ کدھر گئی۔وہ سیڑھیاں اتر کے نیچے آئی تو وہ عین ٹی وی کے سامنے بیٹھی تھی وہ بنا پلکیں جھپکائے،اسکرین کو

دیکھ رہی تھی۔ہانی نے گھڑی دیکھی۔آٹھ بج گئے تھے۔اب نگین سے کچھ کہنا بے کار تھا۔

کونے میں کتابوں کے ڈھیر میں سنی کا سر دکھائی دے رہا تھا،اسے ایکدم خیال آیا۔

"سنی تم کتنے اچھے ہو!" وہ خوش دلی سے کہتی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

سنی نے سر اونچا کیا،پھر مشکوک نظروں سے اسے

دیکھتے ہوئے انگلی سے ناک پہ پھسلتی عینک پیچھے کی۔

"سنی مجھے لگ رہاہے ،آج بارش ہوگی ہے نا؟"

"ہوں مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگ رہاہے!" اس نے بغور ہانی کی بے تکلف مسکراہٹ کو دیکھا۔عموماً

وہ

ہر وقت جلی بھنی رہتی تھی۔

"مجھے بارشیں بہت پسند ہیں۔"اس نے مزید بے تکلفی بڑھانا چاہی۔

"کیا آپ جانتی ہیں کہ ہر سیکنڈ پورے کرہ ارض پہ جتنی مقدار میں بارش ہوتی ہے اتنا ہی پانی ہر سیکنڈ میں زمین پر سے

بخارات بن کر اڑ جاتا ہے؟"

وہ پیر پٹخ کر کھڑی ہوگئی سارا دوستانہ پن ہوا ہوگیا تھا۔سوچا تھا اسے فرہاد کے گھر اپنے ساتھ لے جائے گی۔مگر اس گھر میں کوئی نارمل نہیں تھا۔

"خالہ پوچھیں تو بتا دینا میں ذرا پڑوس میں جا رہی ہوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

سنی نے شانے اچکائے اور پھر سے کتاب چہرے کے سامنے کر لی۔

وہ کچن میں آئی ،فریج سے کھیر نکالی۔پھر ٹرے میں چھوٹے ڈونگے میں ڈال کر سیٹ کی۔اوپر پلیٹ رکھی۔

جالی دار کپڑے سے ڈھکا۔ایک نظر خود کے سلیب کے چمکتے ماربل میں دیکھ کر اوکے کیا۔اور باہر چلی آئی۔

بجلی گئی ہوئی تھی۔گیٹ کھلا ہوا تھا۔اس کے دونوں ہاتھوں میں ٹرے تھی۔سو گیٹ کیسے بجاتی؟یا پھر تجسس فطرت غالب آگئی۔

وہ بنا دستک دیے اندر گھس آئی۔کتا ٹانگیں پسارے سو رہا تھا اس نے شکر ادا کیا۔

برآمدے میں کھلنے والا کھڑکی کا دروازہ نیم وا تھا۔وہ آہستہ سے دبے پاؤں برآمدے کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔جب اندر سے آتی آواز نے اس کے

قدم روک دیے۔

"جی جی سر!آپ فکر نہ کریں۔"اور پھر ایک جاندار سا قہقہہ۔وہ فرہاد ہی تھا۔

ہانی ذرا سی دیوار کی اوٹ میں ہو گئی۔

"مجھ پہ بھروسا رکھیں۔میں نے کہانا،میں بلاسٹ چاند رات کو ہی کروں گا۔اچھا ہے،عید والے دن لوگوں کے گھر صف ماتم بچھی ہو تو کتنا مزا آئے۔"

ٹرے اس کے ہاتھوں میں لرز گئی۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔جی جب تک آپ کا کام نہ ہوجائے

میں پاکستان میں ہی رہوں گا۔جیسے ہی کام ہوگا۔۔۔میں واپس آجاؤں گا۔

آواز خاموش ہو گئی۔شاید اس نے فون بند کر دیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

وہ الٹ قدموں باہر کو بھاگی۔گیٹ کھلا ہی رہ گیا۔بند کرنے کا ہوش ہی نہیں رہا تھا۔بس ایک خیال حواسوں میں چھا گیا۔

دہشت گرد!یقین ہو گیا۔وہ شخص دہشت گرد تھا۔تب ہی وہ کہے کہ وہ اکیلا کیوں رہ رہا ہے۔نہ اس نے اسے

آفس وغیرہ جاتے دیکھا۔اور نہ ہی کسی کو اس کے پاس آتے دیکھا۔آخر بات وہی نکلی اسے بم بلاسٹ کرنا تھا۔

کیوں؟آخر کیوں اس کے گمان سچ نکلے تھے؟

اس نے ٹرے سلیب پہ پٹخی اور حواس باختہ سی لاؤنج میں آئی۔

نگین اس طرح ہتھیلیوں پہ چہرہ گرائے ٹی وی اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔

"نگین نگین۔۔۔وہ دہشت گرد ہے۔وہ غیر ملکی ایجنٹ ہے۔وہ پاکستان میں دھماکہ کرنے آیا ہے۔اس نے چاند رات پہ بلاسٹ کرنا ہے۔"

نگین نے حیرت سے گردن اس کی جانب موڑی۔

"کون؟؟"

وہی سی فائیو والا۔

"وہ کتا؟"اس منہ کھل گیا۔

"کتا نہیں اس کا مالک۔"

"کیا کہہ رہی ہوہانی؟"نگین کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"سچ کہہ رہی ہو۔"

"ہوسکتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو!۔۔۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

"نہیں،میں نے اپنے گناہگار کانوں سے خود سنا ہے۔وہ غیر ملکی دہشت گرد ہے۔فون پر اپنے باس سے پلان ڈسکس کر رہاتھا۔"

"بس اب جلدی سے پولیس کو فون ملاؤ اس نے تپائی پہ دھرا فون سیٹ اٹھا کر گود میں رکھا۔"

"مگر ہانی !پولیس نے اگر تم سے ثبوت مانگا تو۔۔۔؟"

وہ جو زور شور سے نمبر ڈائل کر رہی تھی ڈھیلی پڑ گئی۔واقعی ،ثبوت تو اس کے پاس نہیں تھا۔

"لیکن۔۔۔لیکن ہمیں اطلاع تو کرنا چاہیے۔"

"مگر کس بنیاد پر؟اگر وہ واقعی ٹیررسٹ ہے تو اس کے سورسز پولیس میں بھی ہونگے۔اور پولیس کے پاس ہمارا نمبر آجائے گا۔"

"پھر۔۔۔۔۔"

"پھر کیا کریں؟ثبوت کیسے اکٹھے کریں؟"اس نے فون پرے کر دیا۔

"یہ تو مجھے نہیں پتہ۔ایک تو دہشت گردوں والا کوئی بھی ڈرامہ آجکل نہیں آ رہا "نگین نے مایوسی سے گردن جھکائی۔پھر جھٹکے سے اٹھی۔"ڈرامہ!اوہ میرا ڈرامہ۔میں تو بھول ہی گئی۔"اس نے تڑپ کر ٹی وی کو دیکھا مگر اب سکرین پر اشتہارات چل رہے تھے۔"اسے چھوڑو یہ سوچو کہ اب کرنا کیا ہے؟"

"کیا کریں؟"

دونوں نے چند لمحے ایک دوسرے کو دیکھا۔پھر اپنے سر ہاتھوں میں گرا دیے۔چند لمحے خاموشی کی نظر ہوگئے۔

پھر ایک جھٹکے سے دونوں نے سر اٹھایا۔

"سنی!"دونوں ایک ساتھ چیخیں۔

کتابوں کے ڈھیر میں بیٹھے سنی نے فوراً کتاب اور منہ کے آگے کر لی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

"سنی !" آگے پیچھے جست لگا کر دونوں اس کے اطراف میں آ بیٹھیں۔

وہ کارپٹ میں صوفے کے کنارے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔کتاب ہنوز چہرے کے سامنے تھی۔ان کے پکارنے پر کتاب اٹھائی۔

"جی؟۔۔۔"

"تم کتنے اچھے ہو سنی!۔۔۔"

"کام بتائیں۔"

"تم۔۔۔تم۔۔اگر تمہارے پاس کیس مجرم کو گرفتار کروانے کے لیے ثبوت نہ ہوں تو تم کیا کروں گے؟"

"میں اپنے کام سے کام رکھوں گا۔"اس نے پھر کتاب چہرے کے سامنے کرلی۔

"سنی اچھے بھائی نہیں ہو؟دیکھو اگر مجرم کسی کے جان کے درپے ہو تو بھی کچھ نہیں کرو گے؟"

سنی نے کتاب بند کی۔میز پر رکھی۔۔پھر انگلی ٹھوڑی پہ رکھے اوپر دیکھتے ہوئے سوچنے لگا۔

"ہاں تب میں اسے گرفتار کرواؤں گا۔"

"مگر کیسے؟یاد رکھو کہ تمہارے پاس اس کے خلاف ثبوت نہیں ہے۔۔۔"

"میں اس کی جاسوسی کرکے ثبوت اکٹھے کروں گا۔"

ہانی اور نگین نے ایک لمحے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر سنی کو۔

"اور۔۔۔اور یہ جاسوسی کیا ہوتی ہے؟"

"جاسوسی ؟اس نے ناک پہ پھسلتی عینک پیچھے کی۔کیا آپ جانتی ہیں کہ جاسوسی اعصاب کا کھیل ہے۔یہ صرف مضبوط اعصاب سے ہی کھیلا

جاسکتا ہے۔مزید تفصیلات کے لیے طارق اسماعیل ساگر کی کتب ملاحظہ فرمائیں۔"

"کوئی کتاب پڑھ کر جاسوس نہیں بن سکتا سنی! ہمیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

ایک ٹیچر چاہیے۔"سنی نے مسکرا کر عینک پیچھے کی۔

"مجھ سے اچھا ٹیچر آپکو نہیں مل سکتا!"اب وہ کتابوں کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالے کوئی کتاب نکال رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"جاسوسی کا پہلا اسٹیپ۔۔۔ٹارگٹ کی روٹین کا جائزہ!۔۔۔"

سنی کاؤچ پہ بیٹھا ،پاؤں میز پہ رکھے کتاب سے پڑھکر بول رہا تھا۔

وہ دونوں کھڑکی کے سامنے جُڑی بیٹھی تھیں۔ سنی نے کہیں سے ایک دوربین نکال کر ان کو دے دی تھی اور اب اسے آنکھوں سے لگائے ہانی "ٹارگٹ" کی حرکت بتا رہی تھی جو کہ ساتھ بیٹھی نگین تیزی سے نوٹ بک پہ لکھے جا رہی تھی۔

"لکھو! صبح سات بجے وہ کتے کو لے کر واک پہ نکلا۔ آٹھ بجے واپس آیا۔ پھر اس نے لان میں بیٹھ کر چائے پی۔"

"اس کا کتا بھی چائے پیتا ہے؟" نگین نے بے یقینی سے سر اٹھایا، جواباً ہانی نے زور سے اسے کہنی ماری۔

"لکھو، ٹارگٹ نے چائے پی۔ اب وہ اخبار پڑھ رہا ہے۔"

نگین تیزی سے لکھ رہی تھی۔

"اب وہ کسی کو فون ملا رہا ہے۔ ایک تو اس دوربین سے آواز کیوں نہیں آتی۔"

"یہ بھی لکھوں؟" نگین نے رک کر پوچھا۔

ہانی نے اسے مارنے کے لئے کشن اٹھایا اور وہ دونوں ہاتھ سر پر رکھے نیچے ہوئی۔

پہلے تین دنوں میں انہوں نے اسکی روٹین اچھی طرح سمجھ لی۔

وہ صبح واک کے لئے گھر سے نکلتا، یا پھر رات کو سات آٹھ بجے کے قریب، پھر رمضان شروع ہو گئے مگر اسکی روٹین برقرار رہی اور اب بھی وہ رات آٹھ بجے خوب تیار ہو کر گاڑی پہ نکل جاتا ہے، پھر رات گیارہ کے قریب

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

ٹیرس پہ موبائل کان سے لگائے ہنس ہنس کر باتیں کرتا دکھائی دیتا۔ ساڑھے گیارہ بجے تک وہ سونے چلا جاتا اور وہ دوربین رکھ دیتیں۔

☆☆☆☆☆☆

"جاسوسی کا دوسرا اسٹیپ ٹارگٹ کے جاننے والوں سے میں اسکے متعلق معلومات اکٹھی کرنا ہے۔"

سنی کے پڑھائے گئے اسباق ان کے ذہنوں میں مسلسل گھوم رہے تھے۔

وہ جمائیاں روکتی بے زار سی کالونی کے سرے پہ بینچ پہ بیٹھی تھی۔ نگین قلم اور نوٹ بک تھامے مستعدی سے کھڑی تھی۔

"کب آئے گا آخر اسکا اخبار والا؟" ہانی نے کوفت سے کلائی پہ باندھی گھڑی دیکھی۔ اسے گھڑی باندھنے کی قطعاً عادت نہیں تھی مگر جیمز بانڈ کو فلموں میں اور پوٹر اور ہومز کو کتابوں میں گھڑی پہنے ہمیشہ دیکھا تھا اور فی الحال وہ خود کو ان سے کم تر ن سمجھ رہی تھی۔

"اخبار والا آئے گا تو ہم کیا کریں گے ہانی؟"

"بدھو! یاد نہیں ہے سنی نے کیا کہا تھا؟ پہلے اس سے ٹارگٹ کے متعلق پوچھیں گے۔"

"کیا پوچھیں گے؟"

"شش۔۔۔ وہ آرہا ہے!" اس نے جلدی سے نگین کا ہاتھ دبایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

اخبار والا سائیکل دوڑاتا سامنے سے آرہا تھا۔ فرہاد کے گھر کے باہر اس نے سائیکل روکی، رول کیا ہوا اخبار اندر اچھالا اور پھر اسی مگن انداز میں سائیکل آگے بڑھا دی۔

وہ دونوں چل کر اسکے سامنے آگئیں۔ اخبار والے نے سائیکل آہستہ کر دی۔

"بات سننا بھائی۔"

"جی؟" اس نے سائیکل ان کے قریب روکی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY.COM